© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

پچھلے دنوں یہ خبر بڑے افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ سیدنا ڈاکٹر طاہر سیف الدین صاحب نے ۷۷ برس کی عمر میں چند روز کی علالت کے بعد بمبئی میں وفات پائی، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اگرچہ بوہرہ جماعت کے سب سے بڑے مذہبی پیشوا یعنی داعی مطلق تھے۔ اور اس حیثیت سے انھوں نے اس طبقہ کی دینی اور اخلاقی اصلاح اور تعلیمی و اقتصادی فلاح و بہبود کے لئے بڑی ہی شاندار خدمات انجام دی ہیں، لیکن ان میں تعصب یا گروہ بندی کا جذبہ بالکل نہیں تھا، مسلمانوں کے دوسرے دینی اور تعلیمی اداروں سے بھی تعلق رکھتے اور اُن کی مالی امداد و اعانت کرتے تھے۔ مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے دس بارہ برس سے چانسلر تھے اور صرف برائے نام نہیں بلکہ اُس کے معاملات سے خاطر خواہ دلچسپی لیتے اور ضرورت کے وقت اُس کی مالی مدد بھی کرتے تھے، ان کی جود و عطا اور فیاضی کا دامن نہایت وسیع تھا، اس باب میں مذہب، رنگ و نسل اور قومیت و وطنیت کا کوئی فرق و امتیاز نہیں ہوتا تھا۔ علی گڈھ آتے تھے تو ایک روز چند گھنٹے صرف غریب اور حاجتمند طلباء سے ملاقات کے لئے مخصوص ہوتے تھے۔ اس وقت طلباء باری باری سے پیش ہوتے اور اپنی مراد پا کر واپس ہوتے تھے، علم و فضل، تقویٰ و طہارت اور اخلاق و فضائل کے اعتبار سے بڑا اونچا مقام رکھتے تھے، اسلامی شعائر اور آداب کا اس درجہ اہتمام ہوتا تھا کہ یونیورسٹی کی ایک تقریب میں ایک طالب علم نے ننگے سر قرآن مجید کی تلاوت شروع کی تو فوراً اُسے ٹوکا، انہیں دنوں میں ایک روز مجھ کو خاص طور پر اپنی قیام گاہ پر بلایا اور تنہائی میں کم و بیش نصف گھنٹہ تک مسلمانوں اور خاص کر طلباء کے دینی اور اخلاقی انحطاط پر سخت تشویش اور رنج کا اظہار فرماتے رہے، اس کے علاوہ کلکتہ اور علی گڈھ میں اور بھی کئی مرتبہ شرف ملاقات حاصل ہوا ہے اور ہر مرتبہ طبیعت بڑی محظوظ ہوئی ہے۔ نماز بہت طویل اور اُس کے بعد اوراد و وظائف بہت دیر تک پڑھتے تھے، اور یہ معمولات سفر میں بھی ناغہ نہیں ہوتے تھے، ان حالات میں آپ کی وفات ایک عظیم قومی حادثہ ہے۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً۔

© rasailojaraid.com